بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشارات

شوال کی اشاعت میں اعلان کیا گیا تھا کہ وسط ذی القعدہ ۵۶ھ میں دفتر ترجمان القرآن حیدرآباد سے دارالاسلام منتقل ہو جائیگا۔ لیکن اُس وقت اُن مشکلات کا اندازہ نہ تھا جو بعد میں پیش آنے والی تھیں۔ اگرچہ اعلان کے مطابق ذی القعدہ ہی میں دفتر منتقل کر دیا گیا، اور ذی القعدہ کا پرچہ بھی دارالاسلام سے شائع ہوا، مگر صاحب دفتر کو حیدرآباد کی سرزمین پکڑ کر بیٹھ گئی اور ماہ محرم تک اس کو نہ چھوڑا۔ جن لوگوں کو ترکِ وطن کی مصیبت سے کبھی سابقہ ہوا ہے وہ خود ہی اُن مشکلات کا اندازہ کر سکتے ہیں جو مجھے پیش آئی ہونگی۔ دس سال تک جو شخص ایک جگہ رہا ہو، اور من کل الوجوہ اس کو وطن بنا چکا ہو اس کے لیے یکایک اپنا گھر بار اٹھا کر ڈیڑھ ہزار میل دور لے جانا بہر حال کچھ نہ کچھ پریشانیوں کا موجب تو ہونا چاہیے۔ چنانچہ یہ پریشانیاں پیش آئیں اور انہی کی وجہ سے ذی الحجہ اور محرم کے پرچے شائع نہ ہو سکے۔

رسالہ کے ناظرین کو پہلے ہی سے پرچہ کے بروقت شائع نہ ہونے کی شکایت تھی۔ اب اتنے طویل التوا نے ان کو بالکل بے صبر کر دیا اور دفتر میں شکایات کے انبار لگ گئے۔ میں درحقیقت اس بات پر بہت شرمندہ ہوں کہ خریداروں کو بار بار شکایت کا موقع ملتا ہے لیکن اگر اس رسالہ کے ناظرین میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ وہ محض رسالہ کے خریدار نہیں ہیں بلکہ میرے رفیقِ کار ہیں تو انکا رفیق ان سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اسکی مشکلات میں شکایت سے زیادہ ہمدردی سے کام لینگے۔

اگر کوئی غیر متوقع صورت نہ پیش آئی تو انشاء اللہ ذی الحجہ، محرم، اور صفر کے پرچے پے در پے